

## 238766-غیر مالک میں بطور ریل گاڑی ڈرائیور کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال

سوال : میر ارادہ ہے کہ لندن میں بطور ریل گاڑی ڈرائیور کام کروں، تو کیا اگر ریل گاڑی کے سوار اپنے ساتھ شراب اٹھا کر لے آتے ہیں تو مجھے اس کا گناہ ملے گا؟ یہ بات واضح رہے کہ ریل گاڑی کے ڈرائیور کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ سواریاں اپنے ساتھ کیا کچھ اٹھا کر لے جا رہی ہیں، وہ اپنے ایک الگ کیبن میں ہوتا ہے، تو کیا مجھ پر وہ حدیث تولاً گو نہیں ہوتی جس میں 10 لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے؟

پسندیدہ جواب

غیر مسلم مالک میں آپ کیلیے بطور ریل گاڑی ڈرائیور کام کرنے میں مطلق طور پر کوئی حرج نہیں ہے، اور نہ ہی ہم ایسی ملازمت کو ممنوع سمجھتے ہیں کہ آپ اس سے کنارہ کشی اختیار کریں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حلال روزی کا باعث ہوگا، اس کے درج ذیل اسباب ہیں :

اول : آپ کے اور ریل گاڑی چلانے والی کمپنی کے درمیان معابرہ صرف اور صرف گاڑی چلانے کا ہے، حرام چیزوں پہنچانے کا نہیں ہے، چنانچہ معابرہوں میں شرعی حکم جاننے کیلیے معابرہوں کی حقیقی صورت کو دیکھا اور پرکھا جاتا ہے جو کہ یہاں صرف اور صرف ریل گاڑی کی ڈرائیونگ ہے۔

جگہ حدیث میں شراب لے کر جانے والے پر لعنت سے مراد وہ شخص ہے جو شراب پہنچانے کی نیت کے ساتھ شراب اٹھا کر لے جائے اور اس کے اٹھانے کی وجہ سے اسے منافع بھی ملے نیز وہ شراب نوشی کیلیے براہ راست معاون بھی ہو، تو یہ سب کی سب ثقین ریل گاڑی یا ہوانی جائز چلانے والوں پر لاگو نہیں ہوتیں۔

دوم :

جب معابرے میں معابرہ شدہ کام کی نوعیت جائز ہے تو آپ بنیادی طور پر یہ سوال پوچھنے کے ذمہ دار ہی نہیں ہیں کہ کون اس میں سوار ہو گا اور کیا کچھ سامان لیج رہی ہے، نہ ہی ان کا سامان چیک کرنا آپ کی ذمہ داری ہے، آپ ان سے سامان کے متعلق پوچھنے کے بھی ذمہ دار نہیں ہیں، آپ نے لوگوں کو ان کے سامان کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا ہے، اور جو سامان ان کا سفری بیگوں کے اندر ہے وہ مسافروں کے ماتحت ہے، اس سامان کے متعلق الگ سے حکم نہیں لگے گا، بصورتِ دیگر یہ لوگوں کیلیے بہت ہی متینی اور سختی کے مترادف ہو گا، چنانچہ ہر گاڑی کے ڈرائیور پر حتیٰ کہ مسلم مالک میں بھی یہ لازمی ہو گا کہ مسافروں سے تمام سامان کی تفصیلات پوچھے مباہکسی کے پاس کوئی شرعی طور پر ممنوع چیز تو نہیں ہے! اور اس میں سگریٹ سمیت موبائلوں میں موجود غش مادو غیرہ کی تفصیلات بھی ڈرائیور کو پوچھنی پڑیں گی، اس کی دیگر مثالیں بھی بن سکتی ہیں جو کہ محض تشدید اور تنگی میں پڑنے والی بات ہے اور ان کا شریعت سے تعلق نہیں ہے۔

بلکہ اگر ہم سامان کے متعلق پوچھنے کو ریل، جائز، یا گاڑی کے ہر ڈرائیور کیلیے ضروری قرار دے دیں تو اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ ہم ڈرائیور کو تمام مسافروں سے یہ بات پوچھنے کا بھی ذمہ دار قرار دیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں؟ چنانچہ اگر کوئی ایک شخص بھی کسی حرام کام کیلیے جا رہا ہو تو ڈرائیور سواری نہ چلائے!! اور ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی اس لازم کے غلط ہونے میں تردید کا اظہار کرے۔

یہاں اس لازم کے کا عدم اور باطل ہونے کیلیے یہی بات کافی ہے کہ شریعت ان امور کو لازمی قرار ہی نہیں دیتی، بشرطیکہ معابرہ شدہ معاملہ جائز ہوا اور وہ یہاں اس سوال میں ڈرائیونگ ہے جو کہ - احمد اللہ - مباح اور جائز ہے۔

سوم :

آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے کہ آپ کو مسافروں کے سامان کے متعلق کوئی خبر نہیں ہوتی، جس کا سبب یہ ہے کہ ڈرائیور عام طور پر ریل گاڑی کے الگ ہٹھل کیپن میں ہوتا ہے، چنانچہ مسافروں کے ساتھ موجود سامان کی تفصیلات ڈرائیور کیلئے مشکل ہے اور اگر سامان بند بیگون میں ہو تو یہ اور زیادہ مشکل ہے، چنانچہ جماں پر تفصیلات جاننا ممکن نہ ہو تو وہاں تفصیلات سے متعلق شرعی حکم بھی نہیں لگایا جاتا۔

چارم :

اگر ہم ایک فقہی اصول اور ضابطے کو دیکھیں جس پر مجموعی طور پر سب کا اتفاق ہے کہ : "ضمی امور میں ان چیزوں کو چھوٹ دی جاسکتی ہے جن کو بنیادی امور میں چھوٹ نہیں دی جاسکتی" تو ہمارے جواب کی پوزیشن مزید قوی ہو جاتی ہے کہ ان ریل گاڑی کی ڈرائیونگ جائز ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ چند لوگوں کا حرام چیزیں ساتھ لانا ایک ضمی چیز ہے جبکہ بنیادی معاملہ لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا ہے اب چونکہ بنیادی معاملہ یعنی لوگوں کو ان کے معمول کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز ہے تو ضمی چیز قابل صرف نظر ہو گی۔

فتھارے کرام نے اس فقہی اصول کو بیان کرنے کیلئے متعدد اذ استعمال کیے ہیں، اور کچھ کے الفاظ کا تعلم سوال کے ساتھ ہست زیادہ ہے، مثلاً: امام سرخی رحمہ اللہ کہتے ہیں : "بس اوقات خرید و فروخت میں ایسی چیزیں ضمی طور پر آ جاتی ہیں جن کی مستقل طور پر خرید و فروخت جائز نہیں ہوتی" انتہی "المبسوط" (179/11)

قدوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تجارتی معاملوں میں کچھ چیزیں ضمی طور پر شامل ہو جاتی ہیں جن کی الگ سے خرید و فروخت جائز نہیں ہوتی" انتہی "التجیر" (8/3792)

امام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جن چیزوں کو بنیادی طور پر قابل گرفت سمجھا جاتا ہے وہ کسی چیز میں ضمانت آ جائیں تو قابل گرفت نہیں ہوتیں" انتہی "الأشهاد والظاهر" (ص 120)

مزید کیلئے دیکھیں : "حاشیۃ العطار علی شرح البخل البحلی علی جمع البخارات" (160/2) اور اسی طرح : "محلمة زاید للقواعد الفقهیة والاصولیة" (531/11)

اسی سے ملتی جلتی مثالوں میں یہ بھی ہے کہ فتاویٰ کرام کسی بھی چیز کو جائز استعمال کیلئے کرایہ پر دے، مثلاً: ایک اہل کتاب مسلمان کا مکان رہائش کیلئے کرایہ پر لیتا ہے، لیکن وہ اس مکان میں رہتے ہوئے ضمی طور پر کچھ حرام کام بھی [مثلاً: عیسائیت کے مذہبی امور] کرتا ہے، اور مکان صرف اسی کام کیلئے کرایہ پر نہیں دیا گیا تھا تو یہ قابل معافی ہے، اس میں مالک پر کوئی کناہ نہیں ہے، البتہ کرایہ دار ضرور گناہ کا رہو گا، لیکن مالک مکان کو اگر اس چیز کا علم ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس سے منع کر دے، جیسے کہ فعلی فتاویٰ کرام نے کہا ہے۔

اسی طرح امام محمد بن حسن شیبا فی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی غیر مسلم مسلمان سے مکان رہائش کیلئے کرایہ پر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر کرایہ پر لینے کے بعد اس میں شراب نوشی کرے یا صلیب کی پرستش کرے یا مکان میں

خنزیر لے آئے، تو مسلمان کو اس کا کوئی گناہ نہیں ہو گا؛ کیونکہ مسلمان نے اسے اپنا مکان ان کاموں کیلیے نہیں دیا تھا" انتہی  
"(الاصل" (17/4)

اور ہمارے مطالعہ کے مطابق کوئی بھی ایسا عالم نہیں ہے جنہوں نے مباح چیزوں کو معابرے میں مذکور مباح کاموں کیلیے کرایہ پر دینا صرف اس خدشے سے منع قرار دیا ہو کہ ممکن ہے کہ کرایہ دار اس مباح چیز کو ضمنی طور پر کسی حرام کام کیلیے استعمال کر سکتا ہے، اگر کوئی عالم یہ بات کر دے تو اس سے لوگوں کو بہت زیادہ شنگی اور سختی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تو اس طرح سے سائل کے سوال میں مذکور صورت مکمل طور پر اسی سے ملتی جلتی ہے، چنانچہ سواری کو چلانے والے پر کوئی گناہ نہیں ہو گا بلکہ گناہ اسی کو ملے گا جو حرام چیزیں لے کر جا رہا ہے اور اسے استعمال کرتا ہے۔

پنجہم:

مندرجہ بالا تفصیلات کے بعد: علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دور کے ممکنہ خدشات کو روکنے کیلیے سد ذرائع کا اصول اپنانے کی ضرورت نہیں ہوتی، مباداً اس کی وجہ سے زندگی کے دیگر امور پر منفی اثرات مرتب نہ ہوں، چنانچہ اہل علم کہتے ہیں کہ: انگوروں کی پیداوار مطلق طور پر حرام کہنا صحیح نہیں ہے، حالانکہ انگوروں کی پیداوار سے یہ امر یقینی ہے کہ اسے شراب کیلیے بھی استعمال کیا جاتا ہو گا؛ کیونکہ یہ دور کے خدشات میں سے براہ راست انگوروں کی کاشت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، نیز اس طرح کے امور میں سد ذرائع کا اصول لاگو نہیں کیا جائے گا۔

امام قرافی رحمہ اللہ کے تکتے ہیں :

"جس چیز کی عدم ممانعت پر امت کا اجماع ہو کہ اس ذریعے کو بند کرنا اور ختم کرنا ممکن نہیں ہے، اس کی متعدد مثالیں ہیں: انگوروں کی کاشت کاری شراب کشید کرنے کا ذریعہ ہے، لیکن کسی نے بھی انگوروں کی کاشت کاری کو شراب کشید کرنے کے خدشے کی بناء پر منع قرار نہیں دیا" انتہی

"الفرقون" (2/42)

یہی معاملہ یہاں پر ہے کہ سفری ذرائع کی ڈرائیونگ کو صرف اس لیے حرام قرار دینا کہ "ممکن" ہے کہ "کوئی" مسافر اپنے ساتھ حرام چیزیں - شراب اور دیگر حرام چیزیں - لاستھا ہے اس سے لوگوں کو امورِ زندگی کیلیے بہت زیادہ شنگی ہو گی، اس کی وجہ سے لوگوں کے جائز کاموں میں رکاوٹیں کھڑی ہوں گی، جو کہ بے دلیل اور بے فائدہ بھی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ:

آپ غیر مسلم ممالک میں ریل گاڑی کی ڈرائیونگ کر سکتے ہیں، لیکن اگر معابرے کے دوران حرام چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا معابرہ بھی شامل ہو تو اس وقت یہ معابرہ حرام کام پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے گا۔

واللہ اعلم.